اللہ نور

السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

مصباح

جلد ۳ — نمبر ۲۳

یکم دسمبر ۱۹۲۹ء — ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۴۸ھ

چندہ سالانہ ۲ روپے ۸ آنے

ایڈیٹر

قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

KHILAFAT LIBRARY

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مضمون نگار
احمدیت کا مرکز (قادیان)	۳/۵	امۃ الرفیق
پردہ نشینوں کے علمی کارنامے (نظم)	۵/۷	امۃ الحفیظ شمیم
ہم کون ہیں ہم کیا ہیں	۸/۹	سیدہ فضیلت
جہاد اسلامی	۱۰/۱۱	شمیم
نمائش دستکاری	۱۲	منتظمہ نمائش
اسوۂ حسنہ	۱۳/۱۴	
معمہ جات کا حل	۱۵	

مصباح کی

تیسری جلد کا اختتام

اللہ تعالیٰ کے فضل نے ہمیں توفیق دی کہ تیسری جلد کو بخیر و خوبی ختم کریں اور اگلا پرچہ چوتھی جلد کا پہلا نمبر نکالیں۔ اس سال میں مصباح کا ہر ایک پرچہ ٹھیک مقررہ تاریخ پر شائع ہوا۔ اسکے حجم میں صفحے کا اضافہ کیا گیا وہ بھی آرٹ پیپر کے چار صفحے جس سے ٹائیٹل بہت خوشنما ہو گیا۔ اسکے علاوہ کٹوائی وغیرہ کا بندوبست بھی کیا گیا۔ جو قادیان میں آسان بات نہیں۔ آرٹ پیپر سے خرچ بہت سا زیادہ ہونے لگا۔ مگر ہم چاہتے تھے کہ پرچہ مضامین کے علاوہ ظاہر وضع قطع میں بھی خوشنما ہو۔ یہ تو ہمارا فرض تھا جو ہم نے پورا کیا اب مصباحی بہنیں خود ہی دیکھ لیں کہ انہوں نے مصباح کی توسیع اشاعت میں کیا کچھ حصہ لیا۔ اپنے اقربا و حلقہ اثر میں کتنی اشاعت بڑھائی۔ اپنے ذمہ اگر کچھ چندہ تھا تو اسے ادا کیا یا نہیں۔ حساب کے رجسٹرات بتاتے ہیں کہ یکم مئی سے لیکر نومبر تک سات ماہ میں صرف ۳۵۵ روپے آمد ہوئی اور خرچ ۲ - ۹ - ۸ (روپیہ آنہ) ہے گویا خرچ ۴۲۴ روپے زائد ہے۔ حالانکہ ابھی ایڈیٹر وغیرہ کی کوئی تنخواہ نہیں ڈالی جاتی۔ اگر یہی حال رہا تو مصباح کس طرح چلیگا۔ مہربانی فرما کر توجہ کی جائے۔ اور جس جس خریدار نے جلد سوم سنہ ۱۹۲۹ء کا چندہ نہیں دیا اور وی پی انکار کر دیئے وہ چندہ بھیجدے اور آئندہ کے لئے نہ صرف خود خریدار رہے بلکہ دوران سال میں جس جس نے خریداری چھوڑی ہے وہ پھر سے خریدار بن جائے یہ رہا ہو اور کوئی بڑی بات نہیں۔ اور جہاں تک ممکن ہو مصباح کی اشاعت کو بڑھایا جائے۔ مضمون نگار بہنیں اپنے اپنے مضمون مختصر و جامع لکھ کر باقاعدہ بھیجا کریں۔

مصباح آپکے علمی گھر کی روشنی ہے۔ روشنی سے محروم ہو کر جہالت کی تاریکی میں رہنا مضر ہے۔

مصباح کا سالانہ نمبر

چالیس صفحے حجم کا

ایک معرکۃ الآرا مضمون

"عورت کا مقام انسانی سوسائٹی میں"

LAFAT LIBRARY

۱۵- دسمبر کے مصباح جلد ۴ نمبر ۱ میں نکلیگا۔ یہ مضمون نہایت مفید۔ دلچسپ۔ جامع ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ عورت کے اصلی فرائض کیا ہے اور انسانی سوسائٹی میں اس کا کیا مقام ہے خریداران **مصباح کو مفت**۔ اور قیمت فی پرچہ چار آنے۔ جو مفت لینا چاہیں وہ شروع جلد سے وی پی کی اجازت دے کر یا بذریعہ منی آرڈر سالانہ قیمت عہ بھیج کر باقاعدہ خریدار بن جائیں۔ (مینیجر)

وفات یہ خبر نہایت افسوس سے پڑھی جائیگی کہ سکینہ بیگم صاحبہ بنت مرزا مہتاب بیگ صاحب استاد درزی خانہ قادیان کا نومبر سنہ ۱۹۲۹ء کو انتقال ہو گیا۔ مرحومہ عرصہ سے بیمار چلی آتی تھیں۔ اپنے مال کے ساتویں حصہ کی وصیت کر رکھی تھی۔ ابھی پچھلے دنوں اپنے خرچ پر مصباح اور الفضل کسی غریب کے نام مفت جاری کرا دئے تھے۔ مسجد ولایت کے چندہ میں اپنا بہترین زیور دیدیا تھا جسکی مالیت [illegible] تھی۔ خدا تعالیٰ جنات میں اعلیٰ مقامات فضل عطا فرمائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ یکم دسمبر ۱۹۲۹ء

احمدیت کا مرکز
قادیان دارالامان

KHILAFAT LIBRARY

پیاری بہنو! وہ نقطہ جو میری ایک بہن نے یکم نومبر ۱۹۲۹ء کے مصباح میں اپنے ایک خوبصورت اور دلربا پھول میں بحیثیت مذہبی رکھا ہے۔ وہ نقطہ مرکزی ہے جو الف کے دامن میں مرکوز ہے جس کے گردا گرد دائرہ پھول گھوم رہا ہے۔ جو اس بات کا سبق دے رہا ہے۔ کہ دنیا کی ہر ایک چیز اپنے مرکز کے گرد گھوما کرتی ہے۔ کیونکہ مرکز کے معنے بلحاظ لغت وسط الدائرۃ اور محل اقامتہ الوالی کے ہیں۔ جب اس کے معنے ہم کو دار الخلافہ یا دار السلطنت کے معلوم ہو گئے۔ تو اب یہ مسئلہ بھی ہمارے لئے آسان ہو گیا۔ کہ وہ نقطہ مذہبی لحاظ سے کیسے ہوا۔

پس میری پیاری بہنو! جب ہر ایک چیز کے لئے مرکز کا ہونا ضروری دلا دی ہے۔ جس پر اس کا دارومدار ہو۔ تو اسی طرح مذہبی دنیا کے لئے بھی ایک مرکز کا ہونا ضروری ہے۔ جس کی طرف وہ لوٹیں اور جہاں سے وہ اپنی روحانی غذا کو حاصل کریں۔

پس جس طرح تمام مذاہب کا کوئی نہ کوئی مرکز تھا جس کے ساتھ وہ لوگ تعلق رکھ کر اپنی روحانی غذا حاصل کرتے تھے۔ اسی طرح اب ہم احمدیوں کے لئے بھی ایک مرکز خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے ذریعہ قائم کیا ہے۔ جو اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔

ہمارا ہمیشہ کا تجربہ ہمکو یہ بتاتا ہے کہ دنیا کی کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی جب تک اس کا اتفاق نہ ہو اور اتفاق بھی کامل اتفاق۔ جس اتفاق پر اپنی عزت آبرو اور جان و مال کا قربان کر دینا بالکل معمولی سمجھا جاوے کیونکہ جو قوتیں بکھری ہوئی ہیں وہ بالکل اس تنکہ کی مانند ہیں۔ جس کو ایک چھوٹا بچہ اپنے ہاتھ میں لیکر ریزہ ریزہ کر دیتا ہے۔ لیکن اگر انہی تنکوں کو اکٹھا کر کے ایک جا جمع کیا جاوے تو ان کا توڑنا تو درکنار کوئی ان کو خم بھی نہیں دے سکتا۔

پس اتفاق ایک ایسی چیز ہے۔ جس سے بڑی بڑی طاقتوں کو روند دیا جاتا ہے۔ مگر یہ اتفاق و اتحاد اس وقت تک نصیب نہیں ہو سکتا۔ جب تک کوئی

مرکز نہ ہو۔ جس پر تمام جمع ہوں۔ اور جو تمام منتشر قوتوں کو ایک جا جمع کر دے۔

آج جو مسلمانوں کی بہادر اور غیور قوم کے ڈیڑھ کروڑ افراد کو قلیل الافراد گروہ دھمکیاں دے بیٹھے ہیں۔ کہ ہم مسلمانوں کو مٹا دیں گے۔ تباہ کر دینگے صفحہ ہستی سے معدوم کر دیں گے۔ اس کا باعث سوائے اس کے اور کیا ہے کہ ان میں اتفاق و اتحاد کامل طور پر ہے۔ اور ان کی جتھہ بندیاں پورے طور پر کام کر رہی ہیں۔ ورنہ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ۔

میری عزیز بہنو! اس وقت دنیا کے احمدیوں اور غیروں میں صرف ایک مرکز کا ہی فرق ہے جس کی وجہ سے خدا تعالیٰ ہمکو ہر میدان میں کامیابی عطا فرماتا ہے۔ ایسی کامیابی کو جس کا سکہ دشمن بھی تسلیم کرتا ہے

پیاری بہنو! مرکز کا ہی برکت ہے کہ آج ساری دنیا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جماعت ہی ہے۔ جو باوجود نہایت قلیل التعداد ہونے کے تمام باطل مذاہب کا مقابلہ کر رہی ہے۔ اور اسی کے افراد اکناف عالم میں پھیل کر اسلام کا جھنڈا بلند کر رہے ہیں۔ پس یہ ایک جان ہو کر کام کرنا ان کے غلبہ بیّن کا ثبوت ہے۔ اگر اس سے مرکز کی برکت ثابت نہیں ہوتی تو وہ کونسی چیز ہے جو اس جماعت کو باوجود اپنی قلت اور کمی مال کے اسلام ساری دنیا کے سامنے پیش کرنے کی جرأت دلا رہی ہے اور اگر یہ غلبہ مرکز کی طفیل سے حاصل نہیں ہوا۔ تو کیا وجہ ہے کہ اہل پیغام باوجود اس کے کہ قادیان سے نکلتے وقت وہ سارا مال سمیٹ لائے

مگر پھر بھی کوئی خدمت دین بجا نہ لا سکے۔

مرکز کی مثال بالکل دل کی سی مثال ہے انسان مختلف اعضا کا مجموعہ ہے۔ لیکن ان تمام اعضاء میں سے دل ہی ایسا عضو ہے۔ جس کا تعلق تمام اعضا کے ساتھ ایسا ہے جس طرح بادشاہ کا تمام رعایا کے ساتھ۔ اور جس طرح بادشاہ تمام فسادوں اور جھگڑوں کو ایک دم مٹا دیتا ہے۔ اور رانکی اصلاح کر دیتا ہے۔ اسی طرح دل بھی جسم کے تمام گندے خون کو صاف کر دیتا ہے۔ اور رانکی زندگی کا باعث ہوتا ہے۔ جو عضو دل سے غذا حاصل نہیں کرتا۔ وہ خشک ہو جاتا ہے۔

اسی طرح جو انسان اپنا تعلق مرکز سے نہیں رکھتا وہ بھی بلاریب اس عضو کی طرح ہے جسکو دل سے منقطع ہونے کے باعث تازہ خون بہم نہیں پہنچ سکتا۔ پس جو شخص اپنے آپ کو حضرت اقدس مسیح موعود کیطرف منسوب کرتا ہے۔ اس کو قادیان سے ایسی ہی وابستگی چاہیئے جیسے ہر عضو کو دل سے۔

بالآخر میری اہل پیغام سے اپیل ہے کہ وہ اس مسئلے پر ٹھنڈے دل سے غور کریں اور سوچیں کہ جماعت احمدیہ کا مرکز جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیان قرار دے رہے ہیں۔ چھوڑ کر اپنی اس دشمنی کی وجہ سے جو ان کو میرے آقا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ساتھ ہے۔ مسلوب الایمان ہو رہے ہیں۔ یا نہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی ان تصریحات کے باوجود جو آپ نے رسالہ الوصیت میں قادیان مرکز ہونے پر رقم فرمائی ہیں مرکز سے منقطع

KHILAFAT LIBRARY

ہوئے ہیں۔ کہ نہیں۔ پس میں پھر کہتی ہوں کہ ضد اور تعصب کو چھوڑ کر اور خدا کے خوف کو دل میں رکھ کر اس پر غور کریں۔ اور معمولی بات نہ سمجھیں۔ شاید کہ خدا تعالےٰ حق کے طالبوں کو اس ذریعہ سے منزل مقصود اور مقام محمود کی طرف رہنمائی فرماوے۔ اور حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالےٰ سے صدق دل کے ساتھ راہ راست کی ہدایت طلب طلب کی جاوے۔ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ع

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے۔

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ والسلام

خاکسار امۃ الرفیق اختر بنت بابو محمد عبد اللہ
بنگلہ وریڑ ضلع جھنگ ۲۹/۱۱ء

جزاک اللہ بہت اچھا مضمون لکھا (ایڈیٹر)

پردہ نشینوں کے علمی کارنامے

کہتے ہیں۔ پردے نے ہی عورت کو جاہل کر دیا
اس نے بے علم و ہنر اور سخت کاہل کر دیا!!!
عامیانِ بے نقابی! دو توجہ گر ادھر!
داستانِ عہدِ پردہ میں گزاروں گوش پر
میں سناتی ہوں فضائل۔ "عالمِ مستور" کے
ہوں دکھاتی کارِ زریں "عالمِ مجبور" کے
پھر ذرا انصاف سے دینا جواب اس بات کا
کس طرح پردہ ہے مانع علم عورت ذات کا

سنئے ہاں! صنفِ قوی کو "نصف دیں" کس نے دیا
ساغرِ علم و ہُدیٰ! تھا کس کے ہاتھوں سے پیا
رابعہ بنکر! سدا کی گفتگو قرآن میں!
تھی پسِ پردہ وہ عورت ہی تو ارفع شان میں
درس، اور تدریس، پردے میں ہوا کرتی رہی
علم دیں سے۔ صنفِ پختہ کو جِلا کرتی رہی
جب مسائل کچھ خلافت ثانی میں درپیش تھے
عقدہ ہائے حل طلب۔ عورت سے منت کیش تھے
فہم پردے میں نہ تھا۔ پرہیں سدا پردے میں تھی
بن کے پھر زیب النساء مردوں پہ سبقت لے گئی
ہیں ذکاوت کی تو گو اپنی مثالیں بیشتر
میں بخوفِ طول۔ کرتی ہوں یہ قصے مختصر!
ہاں نہ یوں ادراک دنیا دل سے تو میرا مٹا
رکھ مجھے پردہ میں اپنی عقل سے پردہ ہٹا

KHILAFAT LIBRARY

(۲) نمونہ اِک پردہ نشیں کی رائے صائب کا

جب نزولِ پاک آنحضرتؐ "حدیبیہ" پر ہوا ۔۔۔ فیصلہ بر مصلحت "صلح حدیبیہ" پر کیا!
خواہشِ اقدسؐ یہ تھی! قربانیاں کر دیں یہیں ۔۔۔ سال آئندہ میں ہوں کہ میں پھر "فتح مبیں"!!
جب کیا اظہار خواہش پاک کا اصحابؓ پر! ۔۔۔ آرزومندانِ کعبہ پر، نہ تھا کچھ بھی اثر
از پئے تکمیل جب اُٹھا نہ کوئی بھی وہاں ۔۔۔ پاس اُمّ المؤمنینؓ کے آئے شاہِ دوجہاں
صورتِ حالات بتلا کر یہ فرمایا کہ ہاں ۔۔۔ کسطرح تدبیر ہو، قربانیوں کی اب یہاں
عرض کی "پردہ نشیں نے" کر دیں قربانی حضورؐ ۔۔۔ پیروی کر لیں گے پھر اصحاب بھی اس کی ضرور!
رائے یہ، مقبول ہو کر بے خطا ثابت ہوئی ۔۔۔ اور اس پر ہی عمل کی چار سو نگہت ہوئی

زیبِ ممبر ہو کے فرمایا خلیفہ دُومؓ نے ۔۔۔ مہر عورت کا بڑھایا حد سے میری قوم نے
دخترانِ حضرتِ خیر الرسلؐ کے "مہر" پر! ۔۔۔ کیوں نہیں کی تم نے اے لوگو! ابھی تک کچھ نظر
اب سنو! میں مہر کرتا ہوں مقرر، اور تم ۔۔۔ اب نہ زائد ہی کرو اس سے نہ دیجو اس سے کم
بڑھ کے "عورت" نے کہا سنیئے! امیر المؤمنین ۔۔۔ آپ پر تعیین کرنا مہر کا واجب نہیں
نے خدا نے، نے رسولِ پاک نے تعیین کی ۔۔۔ فیصلہ اس کا تو ہے مقدور پر طرفین کی

رائے صائب تھی یہ "اُس پردہ نشیں" کی اسلئے
حضرتِ فاروقؓ نے "الفاظ واپس" لے لئے

پہیلیاں

(۱) یہاں وہاں شفاعت خاں کا کنواں ۔۔۔ یہاں لگی آگ۔ وہاں اُٹھا دھواں
(۲) بابی اس کی جل بھری۔ اوپر جاری آگ ۔۔۔ جب بجائے بانسری نکلا کالا ناگ
(۳) وہ کیا جو منہ دھوئے بھاگے ٭ رہے مسلمان کے آگے ٭ رات اور دن وہ اُس پر چڑھے ہیں ٭ بوجھو تو ہاتھ کانوں پر دھریں
(۴) ایک جان دیکھی بے جان ٭ بولتی ہے پر نہیں زبان ٭ بیچ بازار کے کرے بیوپار ٭ سچ جھوٹ کا کرے اظہار
(۵) دن کو رات کو کبھی نہ ڈرے ٭ سچی بات ہمیشہ کرے ٭

(مرسلہ خاکسار سلمہ خاتون گوجرانوالہ)

جذبۂ ملّی کا نمونہ

ایک جنگی موقعہ پر عورتیں تھیں ہمرکاب　　اتفاقاً ہوگئے حالات جنگی کچھ خراب
مرد میداں جنگ سے پسپا ہوئے لاکر نہ تاب　　دیکھ کر یہ ہوگیا قلب خواتیں آب آب

خود ہوئیں تیار بہر جنگ مردوں سے کہا
کیا ہوئی غیرت تمہاری۔ کیا ہوئی شرم وحیا

کیا وہ شانِ مومنانہ اور حمیت ہے یہی؟　　کافروں کے ہاتھ ہو ناموس۔ غیرت ہے یہی؟
جنت الفردوس کی خواہاں طبیعت ہے یہی؟　　دستِ پاکِ حضرتِ اقدسؑ کی بیعت ہے یہی؟

دیکھکر یہ رنگ مستورات واپس پھر گئے
جنگ سے موڑا نہ منہ جبتک نہ میداں سر کئے

---

(۲)

دوسرے اک جنگ میں بھی تھیں خواتیں ساتھ ساتھ　　اتفاقِ وقت سے وہ آگئیں دشمن کے ہاتھ
ایک خیمہ میں مقید کر دیا اُن کے تئیں　　کس طرح اب ہو رہائی سوچ میں سب پڑ گئیں
یوں کہا خولہؓ نے کیوں عصمت پریشاں ہم کریں　　کیوں نہ ہم جمعیتِ کافر ہی کو ویراں کریں
کہہ کے یہ آگے بڑھیں وہ ڈال کر رخ پر نقاب　　کھینچ لی ایک ایک کر کے اپنے خیمہ کی طناب
لیکے چوبیں ہاتھ میں وہ سوئے دشمن آگئیں　　پردہ داری میں وہ اک منظر نیا دکھلا گئیں

صنفِ نازک نے دئے لینے چھڑا چھکے وہاں
صنفِ پختہ کے مبارک اے شمیم خستہ جاں

(امتہ الحفیظ بیگم شمیم اپریما)

KHILAFAT LIBRARY

KHILAFAT LIBRARY

ہم کون ہیں ہم کیا ہیں؟

کیا چاہیئے ہونا ہم کو

اِنَّمَا کَانَ قَولَ المومنین اذا دعوا الی اللہ و رسولہ لیحکم بینھم اَن یقولُ سمعنا و اطعنا و اُولٰئکَ ھم المفلحُون

مومن جب اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلائے جاتے ہیں۔ تو سوائے اس کے انکی آواز نہیں ہوتی۔ کہ ہمنے سنا اور ہم اطاعت کرنے والے ہیں۔ وہی لوگ ہیں فلاح پانے والے۔ قرآن حمید میں بار بار مومنین کو تکمیل ایمان کی ہدایت کرنا بہت غور طلب ہے زبان سے ایمان لانا آسان۔ مگر عملاً صف مومنین میں کھڑے ہونا مشکل کہنے کو تو ہم نے بھی رسول زمان (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے ہاتھ پر تجدید ایمان کی۔ اور ہمیں صحابیات رسول سے مماثلت ہوگئی کہ ہم نے بروز محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو پایا۔ مگر ہم میں سے ہر ایک کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ کیا ہمیں وہ ایمان نصیب ہے۔ جو صحابہ و صحابیات کو تھا۔ یعنی وہ ایمان جس نے یہ اطاعت کرائی۔ کہ خود خدا نے تعریف کی۔ کہ اللہ و رسول کے ہر حکم پر سمعنا و اطعنا کہتے ہوئے فلاح پانے والے بنے۔ خدا پر ایمان اسکی قدرت و طاقت پر ایمان۔ اسکی رحمت و نوازش پر ایمان ہی تھا۔ جس نے اطاعت کے یہ کرشمے دکھائے کہ جو سر اطاعت کو جھکا وہ خود سے بلکل پاک ہوگیا

سر جھکایا کہ سر جھکانا خوب ؛ بات مانی کہ ماننا اچھا۔

اطاعت کا یہ حیرت ناک منظر کہ ایک اشارہ پر تن من دھن قربان کر دیا۔ نہ عزت کی پرواہ۔ نہ آرام کی خواہش۔ جنہیں معزز تھے انہیں کے نشانۂ ظلم بنے۔ وطن سے بیوطن۔ غنی سے مفلس سرداری پر فقیری قبول۔ اور اپنوں کو چھوڑ بیگانوں کے رحم کے محتاج ہوئے۔ کہتے ہیں کہ وہ جہالت کا زمانہ تھا۔ کوئی اسکول نہ تھا۔ اور کوئی یونیورسٹی کی سند حاصل نہ کرتا تھا۔ کھدر کے تہ بند اور جو دکھجور پر لوگ قانع تھے۔ نہ لباس درست نہ غذا اچھی بایں ہمہ اگر غور سے دیکھا جائے تو وہ قابل رشک ہستیاں ان لازوال خوشیوں سے مالا مال تھیں جن کی ایک جھلک بھی ہمیں اس آسایش و فراغت کے زمانہ میں نصیب نہیں۔ ہمارے ساروں کے درس ان کے ایک درس اطاعت کے آگے ہیچ۔ جس کی بدولت وہ دنیا میں ممتاز ترین قوم بنے۔ ہماری سب نعمتیں والے پوشیں ان کی سادہ پوشش و خوراک پر نثار۔ کہ وہ غذائے ایمان سے رستم جہان بنے۔ اور لباس اطاعت سے کواکب ملمابن کر چمکے وہ ہمارے ہی جیسی عورتیں تھیں یعنے صنف ضعیف جنہوں نے ایمانی طاقت کی بدولت مردوں کے حوصلے پست کر دئیے۔ شوہروں کے سر خاک و خون میں دیکھے۔ لخت جگروں کے سینوں میں نیزے دیکھے مگر وہ روحانی خوشیوں کی مالکیں وہ جنت کی ٹھہرادیں

کبھی ہراساں نہ ہوئیں۔ حق تو یہ ہے۔ کہ زندگی کی فلاسفی کو وہی سمجھیں۔ کہ صفات الٰہیہ سے دنیا کو پر نور کرنا ہے۔ جس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی بے حقیقت اور دنیا مزرعہ آخرت۔ وہ دولت ایمان سے مالا مال دنیا و عقبےٰ میں جنت کی مالکیں ہوئیں۔ اور چشم بصیرت رکھنے والوں کیلئے نمونہ کہ ان کے بوئے ہوئے بیج بڑھے۔ لہلہائے۔ پھولے اور پھلے۔ دنیا ان سے مستفید ہوئی (اسلامی ترقی و حکومت) نا اہل گلزار اسلام کے زوال حسن کا باعث ہوئے تو دشمن باعث تباہی)۔

رحمت خداوندی جوش میں آئی اور گلزار اسلام کی خزاں جسکو مومنین و مومنات نے خون سے سینچا تھا۔ اس سچے قدردان سے دیکھی نہ گئی۔ اسکی باغبانی کو اپنا رسول بھیجا یعنی مسیح موعود علیہ السلام جس نے اسلام کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر قائم کیا اسکی سرسبزی و شادابی کے لئے آب رسانی وغیرہ کے محکمے بنائے (تبلیغ و حفاظت اسلام) مبارک وہ ہیں جو ان محکموں میں ملازم ہوئے۔ اور اپنی زندگیوں کو لما حقہ اسلام کے لئے وقف کر کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے مماثلت حاصل کی۔ اللّٰہم زد فزد۔ ہم نے بھی تجدید ایمان کی۔ ہم نے بھی رسول زمان کے ہاتھ پر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا۔ ہم بھی مومنات میں کھڑی ہونے کا دعویٰ کرتی ہیں۔ مگر جائے غور ہے۔ کہ ہمیں صحابیات سے کیا مماثلت ہے۔ اور کہاں تک کرنے کو تیار ہیں۔ کیا ہم اسلام کی پاکیزہ اور مطہر تعلیم کا نمونہ بنتے ہوئے اسلام کے نورانی چہرہ سے گرد و غبار دھو کر اسے معصومیت کا بے زنجیر حسن ظاہر کر رہی ہیں یعنی اپنی کمزوریوں کی اصلاح نہ کرتے ہوئے یہی بیج اپنے بچوں میں بو کر مسلک مسیح موعود علیہ السّلام کے بالکل خلاف کر رہی ہیں۔ جائے غور ہے۔ اور مقام خوف۔ کیا ہم اس ایمان کی مالک ہیں جو ہماری زنجیر دل میں دنیاوی عزت و جاہ آرام و آسائش کو بے حقیقت دکھاتے ہوئے بڑی سے بڑی مالی و جسمانی قربانی کے لئے تیار کر دے کیا ہم میں یہ حوصلہ ہے۔ کہ ہم اپنے بچوں کو اپنے لئے نہیں۔ بلکہ خدا کے لئے محبت کریں۔ یعنی اپنی خدمت کے لئے نہیں۔ دنیاوی عزت کیلئے نہیں اپنی طاقت کے لئے نہیں۔ گھر کی زینت کے لئے بلکہ اس لئے کہ یہ خدا کی وہ بہترین امانت ہے جو اس کی لا انتہا نعمتوں سے بطریق احسن مستفید ہوتے ہوئے اس کی صفات کا مظہر۔ اور اس کے دین کی عظمت اس کے نام کو روشن کرنے کیواسطے پرورش کرتی ہے۔ اور اسی میں فلاح دارین مضمر ہے اگر ہم میں یہ ایمان ہے اور خدا کرے کہ ہو۔ تو یقیناً ہم خدا کے ان وعدوں کو جو اس نے اپنے مسیح علیہ السّلام سے کئے ہیں۔ پائیں گے۔ اور دنیا میں ایک ممتاز قوم کے افراد ہوں گے۔ ورنہ خدانخواستہ بنی اسرائیل کیطرح محرومی کا منہ دیکھینگے۔ اور خدا کے وعدے جو ہو کر رہیں گے ان سے وہی مستفید ہوں گے جو اس کے وعدوں کو کامل یقین اور ایمان کے ساتھ حاصل کرنا چاہیں گے کاش کہ ہم بھی حاصل کرنیوالے ہوں یعنی ہم اس دور محمود میں سمعنا و اطعنا کا عملی نمونہ ہوتے ہوئے گروہ مصلحین میں شامل ہو جائیں۔

سیدہ فضیلت سیالکوٹ شہر

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ

خدا کی سنوار ہو اہل تعصب پر جو واقعات کی روشنی میں بھی مغالطہ کی گرد اڑانے سے نہیں رُکتے۔ دُنیا کی فراست پر پردے ڈال کر زمین آسمان ایک کر دکھانا چاہتے ہیں۔ میں حیران رہ گئی جب میں نے ایک جگہ پادری صاحبان کی نازک مزاجی اور رقیق القلبی کا حال پڑھا۔ یعنے اہل اسلام کا "جہاد" جس کا مقصد ہی قیام امن ہے۔ اس سے اس درجہ خائف اور ایسے خوفزدہ کہ اس نام کو سُننے کی بھی ان میں تاب نہیں۔ چنانچہ لکھا تھا کہ ایک اپنی کرسی پر بیٹھا تھا جہاد اسلام کا صرف نام ہی اس کے کانوں تک پہنچا۔ کہ وہ کرسی سے اوندھے منہ نیچے آ رہا اور عرصہ تک بیہوش رہا۔ دوسرے کے متعلق لکھتا ہے کہ "جہاد" کا نام سُنکر اس کے ہاتھ سے تلوار چھوٹ گئی۔ اور وہ لرزہ براندام ہو گیا۔ لیکن کیا واقعہ میں جہاد ایسا خوفناک ہے؟ اور کیا واقعی یہ اتنے رحم دل ہیں؟ اس حقیقت کو معلوم کرنے کے لئے ذیل میں صرف ایک نمونہ دونوں کیفیتوں کا درج کرتی ہوں۔ اصلیت خود بخود آشکارا ہو جائے گی آپ دیکھینگے کہ جہاد کی آڑ میں یہ لوگ اسلام کا خواہ نخواہ اور بے وجہ بھیانک اور ڈراؤنا فوٹو اتار کر دنیا کو بدظن اور متنفر کرنا چاہتے ہیں۔ اور اہل اسلام پر بہتان تراش کر اپنے دامن سے جفاؤں کے داغ چھپانا چاہتے ہیں۔ ورنہ اسلام کا جہاد جو مقصود لئے ہوئے ہے۔ اور جہاد بجا لاتے ہوئے جو افعال اس سے ظاہر ہوئے دل میں تو یہ خوب سمجھتے ہیں۔ کیونکہ تاریخ پر تو کسی طرح پردہ پڑ نہیں سکتا۔ جہاد اسلام میں سے گذرنے والے خود عینی شاہد ہیں۔ کہ اُن سے کیسا برتاؤ ہوا۔

مندرجہ ہیڈنگ آیت شریفہ سے بھی صاف صاف حقیقت واضح ہے۔ کہ جہاد کی غرض و غایت سوائے اس کے کچھ نہیں کہ جب برادران ابلیس اہل دنیا اور مخلوق خدا کے امن و آرام کو نگل لینا چاہیں۔ تو اے امن کے شہزادو! تم بڑھو اور ابلیس کی اس آرزو کو خاک کر دو۔ افسوس! صد افسوس! اسلام پر بے بنیاد الزام دائر کر دئیے لیکن اے دنیا غور کر کیا جو بدامنی کی جڑ کاٹتا ہے۔ وہ خوفناک ہے؟ یاد رکھ اسلام کا کوئی شعبہ خوفناک نہیں پس تو بکلّی نڈر رہ۔ جہاد تو جہاد اسلام کا ہر ایک شعبہ آتش سے اس طرح لبریز ہے کہ ان دہمی یا خیالی جفاؤں کی ہوا بھی ان تک پھٹکنے نہیں پاتی۔ چہ جائیکہ وہ ان جفاؤں کے حامل ہوں۔

اور جہاد کی غایت تو اس قدر نازک ہے کہ جس کا خیال کیا جائے تو جور وستم کی توقع بالکل غلط نکلتی ہے نیز اہل اسلام میں بوجہ تعلیم اسلام خوف خالق۔ شفقت خلق۔ کے ستم رانیوں کی جرأت بھی نہیں ہے۔ یہ انکی پاکیزہ نفسی سے بالکل بعید ہے۔

اب میں ایک ہی جگہ کا بالکل مختصر سا نقشہ دکھاتی ہوں ایک طرف اپنے عملوں کے واحد ذمہ وار اور جواب وہ مسلمانوں کا "جہاد" ہے۔ دوسری جانب ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسرا

KHILAFAT LIBRARY

ان کا سلوک

جو مسلمان مسجد اقصےٰ کے اندر تلوار سے شہید کئے گئے ان کا خون باوجود بہہ جانے کے گھوڑوں کے گھٹنوں تک آتا تھا۔ (اللہ رے رقیق القلبی) فرانسیسی مورخ اس جنگ کے متعلق خود لکھتا ہے۔ کہ اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہیں کہ ہم نے ان دشمنوں (مسلمانوں) کے ساتھ جنکو ہم نے یروشلم (بیت المقدس) میں پایا کیا سلوک کیا۔ تو صرف آپ اس کا اندازہ اور صحیح اندازہ اسی سے لگائیں کہ "رواق سلیمان" اور "کلیسا اعظم" میں ہمارے گھوڑے گھٹنوں تک مسلمانوں کے نجس خون میں چلتے رہے۔ "(ہم آپ کی نزاکت و رحمدلی کے قائل ہو گئے) پھر لکھتا ہے۔" ہمارے پیشوایا دری بھی مسلمانوں کے خون کے اسی قدر پیاسے تھے۔ جس قدر عساکر مسیحی کے سپہ سالار۔ چنانچہ وہ بھی مسلمانوں کو راستوں۔ بازاروں۔ گھروں اور مسجدوں میں قتل کرتے۔ ہم نے بھاگنے والوں کا مقابلہ بھی خوب کیا۔ ہم نے یہ پرواہ بھی نہ کی۔ کہ آیا ہماری تگ و دو میں مسلمان مقتولین کی نعشوں کا کیا حال ہوتا ہے ہمارے گھوڑوں کے سموں سے محمدیوں کی نعشیں خوب کچلی اور اچھی لتاڑی گئیں۔"

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے عاجزہ کے ہاں ۱۰ / اکتوبر ۱۹۲۹ء بروز جمعرات لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحب نے نام نصیر احمد رکھا ہے۔ سب بہنوں سے التماس ہے کہ دعا فرماویں اللہ تعالیٰ عزیز کو نیک اور خادم دین بنائے۔ اور لمبی عمر عطا فرمائے آمین!

عاجزہ ہاجرہ بیگم اہلیہ ڈاکٹر شیخ احمدین صاحب۔ وڈالہ۔ بانگر۔

اہل اسلام کا سلوک

سپاہ اسلام نے اہل بیت المقدس کو جمع کر کے سُلطان کے حضور پیش کیا۔ اہل دربار نے ان کی خونچکاں داستان از سر نو بیان کی۔ اور سیاست دانوں نے قوانین جنگ گوش گذار کئے۔ سب کچھ سن کر سُلطان نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ خلق خدا کو یوں نابود کر کے میرے ہاتھ کیا لگیگا؟ اگر انہوں نے اپنے دامن پر بدنما اور امن سوز دھبے لگائے تو کیا ضرور ہے۔ کہ میں بھی ان کی تقلید کروں؟ میں اسلام کے وسعت حوصلہ کا نظارہ کیوں نہ دکھاؤں۔ میں قیام امن کا سبق کیوں نہ پڑھاؤں۔ خبردار! کسی فرد بشر کو ایذا نہ دی جائے۔ بلکہ زر فدیہ (جو نہایت قلیل رقم مقرر ہوئی) لیکر رہا کر دیا جائے۔ اور بحفاظت شہر کے باہر پہنچا دیا جائے۔" پس فوراً اس پر عمل ہوا جو زر فدیہ ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتے تھے وسیع الظرف سلطان سے ان کی ناچاری بھی دیکھی نہ گئی۔ چنانچہ ایسے ناچاروں کو سلطان نے اپنی جیب خاص سے زر فدیہ دیکر آزادی سے نوازا۔ اس کے علاوہ اسی موقعہ پر سُلطان کے بھائی ملک العادل نے اپنی جنگی خدمات کے عوض سلطان سے ایک ہزار قیدی جو فدیہ ادا نہ کر سکتے تھے مانگے۔ اور لیکر اپنی طرف سے ان کو آزاد کر دیا اس کے بعد سلطان نے اعلان فرمایا کہ "جس قدر مسن عیسائی ہیں میری طرف سے ان کو بغیر زر فدیہ کے فوراً رہا کر دیا جائے۔" جسکی تعمیل ہوئی۔

(امۃ الحفیظ بیگم شمیم۔ سول ہاسپٹل چوسے ایر برما)

نمائش دستکاری

خواتین جلسہ سالانہ کیلئے مزید اعلان

امید ہے کہ ہماری محترم بہنیں نمائش دستکاری میں حصہ لینے کے لئے سرگرمی سے مشغول ہونگی۔ خصوصاً ہر ایک مقامی لجنہ اماء اللہ کی ممبرات اپنے اس فرض کی ذمہ داری کو پورا کرنے کی مکمل سعی کریں گی۔ قادیان کی اس سالانہ نمائش میں علاوہ احمدی عورتوں کے تمام دیگر مسلم خواتین بھی حصہ لے سکتی ہیں۔ اور انکی ارسال کردہ اشیاء کو نہایت خوشی کے ساتھ نمائش میں شامل کیا جائیگا۔ اسلئے ہر ایک احمدی خاتون کو اپنی اپنی جگہ پر جہاں جہاں میل ملاپ ہو تحریک کرنی چاہیئے۔

واپسی اشیاء نمائش کے بعد روانہ کی جائیں گی۔

نمائش کے انعامات کی تفصیل یوں ہوگی کہ ہر ایک قسم کی دستکاری کیلئے علیحدہ علیحدہ انعام رکھے گئے ہیں۔ اوّل انعام سلور میڈل اور دوم انعام کوئی مفید کتاب یا کوئی اور چیز ہوگی۔ اس کے علاوہ جو بہن سب قسم کی دستکاری میں اول رہینگی۔ ان کو گولڈ میڈل اور سیکنڈ رہنے کی صورت میں سلور میڈل اور تھرڈ رہنے کی صورت میں کتاب یا کوئی اور چیز دی جائیگی۔

نمائش جلسہ سالانہ سے دو دن پہلے شروع ہوگی اور دو دن بعد تک رہیگی۔ دوران نمائش میں دو دن کچھ گھنٹے مردوں کیلئے بھی مخصوص ہوں گے۔

نمائش میں داخلہ کیلئے ایک آنہ ٹکٹ ہوگا۔ اور نمائش دیکھنے کیلئے بہنوں اور کارکنوں کی آسانی کیلئے خاص انتظام ہوگا۔ ٹکٹ ایک وقت میں ایک معین تعداد میں دئے جائینگے اور دس دس خواتین باری باری نمائش گاہ میں داخل ہونگی۔ اشیاء نمائش دس دسمبر تک ضرور پہنچ جانی چاہئیں کیونکہ ۱۵ دسمبر کو خواتین کا ایک خاص اجلاس انعامی مقابلہ کیلئے منعقد ہوگا۔ لجنہ اماء اللہ قادیان نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ سب مقامی لجنہ اماء اللہ انعام فنڈ میں حصہ لیں۔ اور دیگر صاحب حیثیت احمدی خواتین بھی حصہ لیں۔ امیر لجنہ اماء اللہ امرتسر نے تین سلور میڈل دینے کا وعدہ کیا ہے۔ جزاھا اللہ احسن الجزاء۔ دیگر مقامی لجنہ اماء اللہ بھی توجہ فرمائیں۔

اشیاء نمائش بنام سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ قادیان محترمہ سارہ بیگم صاحبہ حرم محترم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی آنی چاہئیں۔

(منتظمہ نمائش عزیزہ رضیہ)

اُسوۂ حسنہ

غلاموں کی آزادی

حضرت خدیجہؓ نے نکاح کے بعد پہلا کام یہ کیا۔ کہ جسقدر مال و اسباب اور غلام تھے سب کے سب حضور علیہ السلام کے سامنے پیش کر دئے۔ آپؐ نے غلاموں کو آزاد کر دیا اور روپیہ راہ خدا میں دیدیا۔ آجکل شادیوں پر لوگ بہت خرچ کر دیتے ہیں۔ خصوصاً جہیز پر روپیہ برباد کیا جاتا ہے۔ کئی اپنے مکانوں کو بیچ ڈالتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی کریمؐ نے تو ہمیں بہت آسان باتیں بتلائی ہیں۔ اگر اُن پر عمل کریں تو بہت فائدہ اُٹھا دیں۔ پس اپنی حیثیت کے مطابق کام کرنا چاہیئے۔ آجکل لوگ مہر بہت لکھواتے ہیں۔ چاہے وہ غریب مکان کو بیچ کے بھی ادا نہ کر سکے۔ اس لئے حضرت فاطمہؓ

زہرا کے نکاح کا جہیز اور مہر درج ذیل ہے۔

جہیز (۱) بان کی چارپائی (۲) چمڑے کا گدہ جسمیں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے (۳) چھاگل۔ مشک۔ دو چکیاں۔ دو مٹی کے گھڑے۔ یہ تو ہوا جہیز۔ اب لیجئے مہر ایک زرہ بکتر جسکی قیمت تین چار روپے سے زیادہ نہ ہوگی۔

آپ کا سلوک دشمنوں سے

ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ حضور تبلیغ کیلئے تشریف لیگئے شریروں کے ایک گروہ نے آپؐ کو دیکھا اور یہاں تک پتھر برسائے کہ آپؐ سر سے لیکر پاؤں تک لہو میں تر ہوگئے غلام نے رنجیدہ خاطر ہو کر عرض کیا حضور ان کے لئے بد دعا کیجئے تو آپؐ نے فرمایا۔ ان کا قصور نہیں مجھ کو پہچانتے نہیں ہیں۔ آپؐ نے بجائے بد دعا کے دعا مانگی۔ اَللّٰھُمَّ اھدِ قومی فاِنَّھُم لا یعلمون یعنی مولا انکو ہدایت دے اور انکو آنکھیں دے۔ کہ یہ لوگ مجھکو پہچانیں۔

جہالت ہی نے رکھا ہے صداقت کے خلاف ان کو
بچارے بیخبر انجان ہیں کر دے معاف ان کو

(خاکسار۔ سید سجاد حیدر مشہدی سیالکوٹی)

معمّا حل طلب

(۱) گھڑی کے ڈائل کو سات ایسے حصّوں میں تقسیم کرو کہ ہر ایک چھ حصّوں کے ہندسوں کے مجموعے اور ساتویں حصّہ کے ہندسوں کے مجموعہ میں ایک اور پانچ کی نسبت ہو جواب حساب کے قاعدے سے عمل کے ساتھ ہو۔

(الراقم۔ زینت محمد شاہ از منٹگمری خریداری نمبر ۶۷۵)

KHILAFAT LIBRARY

۱۵ نومبر کے تصویری معمّے کا حل

(۱) کشتی کی تصویر دی ہوئی ہے۔ جس کے نیچے ہندسہ ۹ (نو) درج ہے۔ اس کے سامنے حرف "ح" لکھا ہوا ہے اب کشتی نو ح۔ کو اکٹھا ملانے سے کتاب "کشتی نوح" کا نام بنجاتا ہے (۲) چشمہ یعنی عینک کی تصویر دی ہوئی ہے اس کے سامنے حرف "م" ہے جس کے سامنے ہندسہ ۳۰ (تیس) درج ہے اور فارسی میں تیس کو سی کہتے ہیں۔ نیچے لفظ جی لکھا ہوا ہے چشمہ م۔ سی۔ جی اکٹھا ملانے سے کتاب "چشمہ مسیحی" کا نام بنجاتا ہے (۳) آدمی کے سر کی تصویر دی ہوئی ہے سر کے اوپر پیش (ضمہ) ہے جو سُر بن جاتا ہے۔ اس کے سامنے "مہ" یعنی چاند کی تصویر ہے جس کے سامنے "چشم" یعنی آنکھوں کی تصویر ہے۔ پھر "آری" کی تصویر ہے۔ جس کے سامنے حرف "ہ" ہے اب سُر۔ مہ۔ چشم۔ آری۔ ہ۔ ملانے سے کتاب "سُرمہ چشم آریہ" کا بنجاتا ہے (۴) آئینہ کی تصویر ہے۔ جس کے سامنے حرف "ک" ہے سامنے "مالات" جمع مالا کی معنی تسبیح کی شکل ہے پھر حرف "ا" ہے۔ سامنے سل یعنی مصالحہ پیسنے کے پتھر کی شکل ہے پھر آم کی تصویر ہے اب آئینہ۔ ک۔ مالات۔ ا۔ سل۔ ام۔ ملانے سے کتاب "آئینہ کمالات اسلام" نام بنجاتا ہے۔

۵۔ ہندسہ (۴۰) جسے عربی میں اربعین کہتے ہیں سامنے حرف "ک" ہے۔ پھر آم کی تصویر ہے جس کے نیچے ہندسہ (۳۰) ہے جو حرف "ل" کا ابجدی ہندسہ ہے اب اربعین ک۔ ام۔ ل۔ ملانے سے کتاب "اربعین کامل" کا نام بن جاتا ہے۔

اشتہار

زنانہ کتاب گھر قادیان۔ بہنوں کی سہولیت کیخاطر کھولا گیا ہے۔

خدا کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ میں تعلیم نسوان کا روز افزوں چرچا ہو رہا ہے۔ بسا اوقات دیکھا گیا ہے کہ بہنیں شرم و حیا کیوجہ سے براہ راست کتب منگانے کا شوق مردانہ دکانوں کیوجہ سے پورا نہیں کر سکتیں۔ اسلئے اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے زنانہ جلسہ گاہ کے قریب ہی "زنانہ کتاب گھر" کھولا گیا ہے جسمیں علاوہ سلسلہ احمدیہ کے ایسے لٹریچر کے جو طبقہ نسوانکے مطالعہ کیلئے نہ صرف از حد مفید ہے۔ بلکہ اشد ضروری ہے اور لٹریچر بھی بہم پہنچانیکا ارادہ ہے۔ جو احمدی جماعت کی بیرونی اہل قلم کا لکھا ہوا ہے۔ امید ہے کہ میری معزز بہنیں بیک کرشمہ دو کار کے مطابق کتب منگا کر اپنا علمی شوق کو پورا اور میری حوصلہ افزائی کر کے اس زنانہ کتاب گھر کو مستحکم کرنیکی کوشش فرمائینگی۔ آیندہ یہ بھی ارادہ ہے کہ اپنی جماعت کی معزز اہل قلم بہنوں سے طبقہ نسوان کی ضروریات کے مطابق رسائل اور اخلاقی اور مذہبی ناول بھی لکھوا کر شائع کئے جا دیں جسمیں سلسلہ احمدیہ کے اہم اور خصوصی مسائل کو آسان اور عام فہم طریق پر سمجھایا جاوے۔ اور چھوٹے بچوں کیلئے بھی مفید ہوں۔ وَمَا توفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم۔

بر دست مندرجہ ذیل کتب اس زنانہ کتاب گھر میں رکھی گئی ہیں۔ جو ضروری طور پر عورتوں کیلئے مفید ہیں۔ احمدی بہنوں کو خاص رعایتی قیمت پر دیا جاویگا اسکے علاوہ سلسلہ کی تمام کتب بھی مہیا کی جا سکینگی۔

KHILAFAT LIBRARY

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
تصانیف حضرت مسیح موعودؑ		
دینیات احمدیہ۔ حضرت مسیح موعود کے فرمائے ہوئے نصائح آمیز لطیفے جمع کئے گئے ہیں۔	۴ر	۳ر
اصلاح خاتون۔ بدعات رسومات کے رد میں لطیف نظم	۳ر	۲ر
احمدی و غیر احمدی میں فرق	۱ر	۹
سورۃ والعصر کی لطیف تفسیر	۱ر	۹
اسلامی اصول کی فلاسفی حضرت مسیح موعود کی معرکۃ الآراء تقریر مجلد جیبی۔	۱۰ر	۸ر
لیکچر احمدی۔ اسلام و دیگر مذاہب پر نظمیں۔	۵ر	[illegible]
تصدیق النبی۔ عیسائیوں کے تین گمراہ کن سوالات کے لطیف جوابات۔	۵	۳ر
خطبہ عید الفطر	[illegible]	۱ر
درثمین مع فوٹو سنہری جلد تمام اردو نظموں کا مجموعہ	[illegible]	عہ
کلمہ طیبہ پر لطیف تقریر	[illegible]	[illegible]
چشمہ صداقت۔ ارکان اسلام پر لطیف تقریر	۶ر	[illegible]
ہندو بھی زندہ مذہب	[illegible]	[illegible]

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
تصانیف حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ		
کلام محمود مکمل بردو جلد مجلد	۱۲ر	عہ
گلزار معرفت۔ لطیف نظموں کا مجموعہ	۴ر	۳ر
چشمہ توحید لطیف تقریر	۳ر	۲ر
پیارا نبی	۱ر	۹
سیرت النبی لطیف مضمون	[illegible]	[illegible]
ذکر الٰہی پر تقریر قبولیت دعا کے طریقے تازہ چھپی ہے جیبی سائز	۱۰ر	۸ر
خطبات محمود		
قول الحق غیر احمدیوں کے اعتراضات کا جواب	۵ر	[illegible]
دلائل ہستی باری تعالیٰ		
متفرق		
پنجاب کی سوغات	۵ر	۳ر
ذوقِ بے استانی	۱ر	۱ر
صبر کا خطبہ	[illegible]	عہ
صبر کا اجر حصہ اول	[illegible]	۳ر
صبر کا اجر حصہ دوم		۳ر
لگالی سہیلی	۶ر	[illegible]
مرزا احمد بیگ کی پیشگوئی پر	[illegible]	[illegible]

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
دو لطیف اور مکمل مضمون	۱۲ر	عہ
حضرت میاں بشیر احمد صاحب کی دو نادر تصانیف		
حجۃ البالغہ	[illegible]	۵ر
وفات مسیح پر مکمل رسالہ	۱ر / عہ	۲ر / ۲ر / عہ
تبلیغ ہدایت۔ صداقت مسیح پر مکمل اور لطیف کتاب قسم اول	۵ر	
قسم دوم	۱۰ر	۱۲ر
اسوۂ حسنہ	۱۲ر	[illegible]
مولفہ علامہ میر محمد اسحاق صاحب ۵۰۰ ضروری اور اہم احادیث کا لطیف خلاصہ کا ترجمہ مجلد	۱ر	۱ر
	[illegible]	
	[illegible]	
بجلد	۵ر	
	[illegible]	
حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم کی تین نادر تصانیف	[illegible]	

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
نکات الحق مباحثہ شیعہ و سنی	۳ر	۶ر / ۴ر
اسلام و دیگر مذاہب پر لطیف تقریر		۳ر / ۲ر
مباحثہ احمدیہ غیر احمدیہ		۱۱ / ۱ر
پنجابی لطیف نظمیں تبلیغی		
شہادت مولوی عبد اللطیف		۵ / ۴ر
جھوک مہدی		۱ / ۱ر
چرخہ احمدی	۴ر	۲ / ۱ر
گلزار مہدی		۳ / ۱ر
ڈھولا احمدی	عہ / ۱۲ر	۱ / ۱ر
سیح پیارا حصہ اول		۲ / ۱ر
درس وفات مسیح		۱ / ۱ر
جھوک عیسے	۱۲ر / ۸ر	۰ / ۱ر
تبلیغ احمدی		۲ / ۱ر

امیر بیگم منتظمہ زنانہ کتاب گھر قادیان

رپورٹ ماہواری جلسہ دہلی

ہمارا ماہواری جلسہ خدا کے فضل و کرم سے ۲۴ نومبر بوقت دو بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن شریف اہلیہ ڈاکٹر شمس الدین صاحب نے کی۔ اس کے بعد پھر سکرٹری صاحبہ نے قواعد لجنہ سنائے۔ پھر سارہ بیگم نے ختم نبوت پر مضمون سنایا۔ پھر آمنہ بیگم کا مضمون تھا کہ ہم احمدی کیوں ہیں۔ پھر اہلیہ ڈاکٹر شمس الدین صاحبہ نے مضمون سنایا مسئلہ نبوت پر۔ پھر اس کے بعد عزیزہ خاتون نے وفات مسیحؑ پر تقریر فرمائی۔ پھر صدر صاحبہ نے اپنا مضمون سنایا صداقت مسیح موعودؑ پر تھا کہ حدیث و آیات قرآنی سے ثابت کیا کہ مسیح موعودؑ آچکے اب انکار فضول ہے اس کے بعد پیارکر سلطان اور امۃ القدیر نے نظم پڑھی۔ پھر ماسٹر احمد حسن صاحب کی صاحبہ نے کچھ دیر تقریر کی کہ نبی کی پہلی زندگی پاکیزہ ہوتی ہے پھر شیخ غلام احمد صاحب نے آیات قرآنی سے ثابت کیا کہ خدا کے رسولوں کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی تائید و نصرت ہوتی ہے۔ غرض جلسہ بڑی شان و شوکت کے ساتھ دعا پر برخاست ہوا۔ مستورات کافی تعداد میں تھیں۔ کچھ غیر احمدی بہنیں بھی شریک تھیں۔ جلسہ ختم ہونے کے بعد چندہ ماہواری جمع ہوا۔ ایک عورت جو عیسائی سے احمدی ہوئی ہے۔ اس کے لئے لجنہ کی ممبرات نے چھ سات روپے جمع کر دیئے برائے کرایہ کیونکہ وہ قادیان جانا چاہتی تھی۔

راقمہ خضر سلطان جائینٹ سکرٹری دہلی

یکم نومبر کے معمّا کا حل

چھ الفاظ جن میں سے ہر ایک تین حروف کا مرکب ہے۔ اگر اُن کو دیا جائے۔ تو پھر وہی لفظ بن جاتے ہیں:-

۱- پینے کی چیز کا نام	دودھ (؟)
۲ و ۳- دو انسان کے نہایت مفید اعضا جو کہ دونو ایک ہی حرفوں کے مرکب ہیں اور آپس میں اُلٹنے سے بنتے ہیں۔	ناک - کان
۴- ایک رنگ کا نام ہے	لال
۵- گناہ کے نام پر استعمال ہوتا ہے۔	پاپ
۶- مشہور میوے کا نام ہے۔	توت

ہر ایک لفظ ایک فقرہ میں استعمال کیا جاتا ہے:-

۱- دودھ پینے سے انسان کے اعضا کو نشوونما ہوتا ہے۔
۲-۳- ناک اور کان کے زیورات عورتوں کو بہت پسند ہوتے ہیں۔
۴- لال رنگ کے پھول نہایت خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔
۵- کسی کو ناحق تکلیف دینا بڑا پاپ ہے۔
۶- توت کا شربت گلے اور پھیپھڑے کی بیماری کیلئے بہت مفید ہے۔

الراقمہ زینت محمد شاہ از منٹگمری

ایڈیٹر:- محترمہ زینت صاحبہ نے ۱۵- اکتوبر کے دونو معموں کا نہایت صحیح اور واضح حل بھجوایا تھا غلطی سے ان کا نام شائع نہ ہوا۔

نوٹ: اس معمّہ کا حل اہلیہ محمد مظفر احمد چھاؤنی نوشہرہ نے بھی صحیح بھیجا ہے (۲) نیز اس کا حل سعیدہ اختر صاحبہ بنت شیخ عبدالغنی صاحب ودود ال انار کلی لاہور نے مفصل بھیجا ہے پہلا چھٹا لکھا ہے اور ۲ اور ۳ کی ترکیب ٹھیک نہیں۔ (ایڈیٹر)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۹۰
اخبار مصباح۔ قادیان دارالامان۔ ضلع گورداسپور

خوبصورت پھول

ڈی۔ ایم۔ سی۔ کاٹن سے کاڑھا جائے۔ یہ پھول بیل کلاتھ کے کونوں پر نہایت خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ پھول شیڈ دار پیازی۔ پتے وغیرہ سبز ہوں۔ پھول میں جو چھوٹے چھوٹے نشان ہیں۔ وہاں دھاگے کو گرہ دیکر ٹانکا نکالیں۔

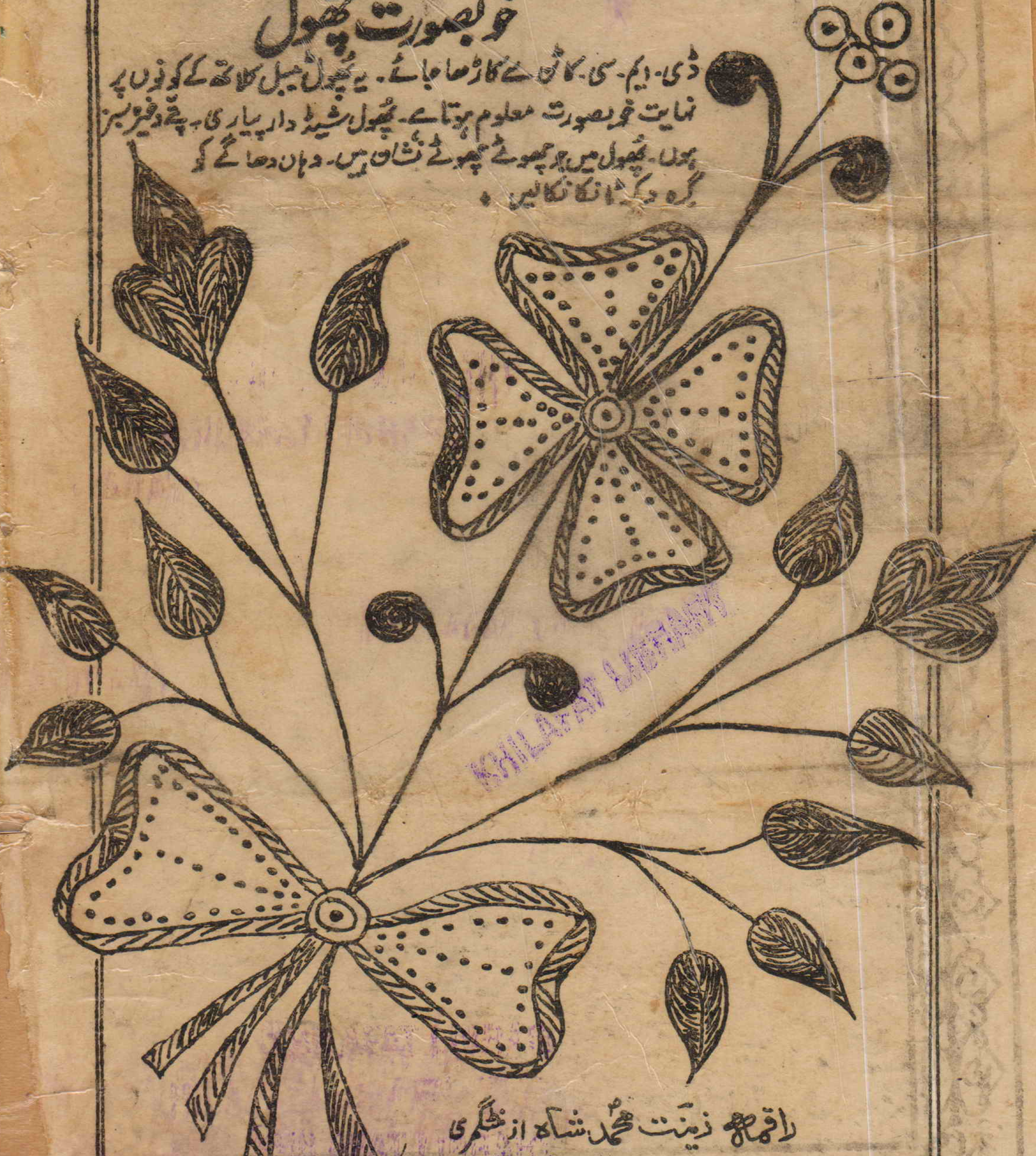

KHILAFAT LIBRARY

راقمہ زینت محمد شاہ از ظفر گڑھی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھپا کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا۔